اسلام کون چاہتا ہے | آج ملک جن حالات سے گذر رہا ہے وہ آپ سب کے سامنے ہے۔ عوام نہیں بلکہ مدعیان سیاست اور ارباب اقتدار کے درمیان اعتماد اٹھ گیا ہے اور موجودہ حکومت کو ہٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ اور اس مقصد کے لئے ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کیا جا رہا ہے سندھ میں جو لوٹ کھسوٹ کا بازار گرم کیا گیا وہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اور یہ سب کچھ بقول ان کے بحالی جمہوریت کے لئے ہو رہا ہے۔ اور یہ مطالبہ ملک کی تمام سیاسی پارٹیاں خواہ ایم آر ڈی میں شامل ہیں یا نہیں کر رہی ہیں۔ اس مطالبہ کی وجہ سے ان جماعتوں اور پارٹیوں سے تو کوئی گلہ نہیں جن کے منشور میں اول ہی سے اسلام کا نام نہیں۔ ہاں وہ جماعتیں جن کا مقصود ہی اسلام ہے ان سے ضرور گلہ آتا ہے کہ یہ تو معلوم ہے کہ جمہوریت اسلام کے منافی ہے اور اپنے ملک اور دیگر ممالک میں جمہوریت کے وہ نتائج دیکھے گئے ہیں جو اسلام کے سراسر خلاف ہیں۔ کیا برطانیہ میں لواطت کا جواز اس جمہوریت کا کرشمہ نہیں اور کیا ہماری سابقہ حکومت نے اسمبلی میں جمہوریت کی برکت سے سودی نظام کے خاتمہ پر مولانا عبدالحق مدظلہ کی قرارداد کو مسترد نہ کیا؟ تو جب کہ جمہوریت کا ایک لعنت ہونا متعین ہے۔ تو اسلام کے دعویدار جب کہ اس کا مزہ کئی بار چکھ چکے ہیں اس لعنت کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں۔ آج جب کہ حکومت بھی اسلام کا دعویٰ کر رہی ہے اور صدر مملکت کئی موقعوں پر یہ اعلان کر چکے ہیں کہ:

"میں اسلام کے لئے آیا ہوں اور اسلام کو نافذ کر کے رہوں گا۔"

تو اسلامی جماعتوں کا فرض تھا کہ وہ اپنے سابقہ مطالبہ نفاذ اسلام پر خوب زور دیتے تاکہ ملک کو اسلامی نظام مل جاتا اور نظریہ پاکستان کا وہ پرانا خواب شرمندہ تعبیر ہو جاتا۔

اب رہا یہ سوال کہ صدر مملکت اس دعویٰ میں سچے نہیں تو یہ کوئی وزنی بات نہیں ہے۔ کیونکہ علیم بذات الصدور تو صرف ایک ذات خداوندی ہے۔ اور اگر یہ مانا جائے کہ صدر مملکت اس دعویٰ میں سچے نہیں تو پھر چاہیئے تھا کہ صدر صاحب سے کہا جاتا کہ اتنے عرصے میں اس دعویٰ کو سچا کر کے دکھائیں ورنہ پھر ہم نفاذ اسلام کے لئے تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔ مگر بدقسمتی سے صدر سے ایسا کوئی مطالبہ جماعتی شکل میں نہ کیا گیا ورنہ اس کے خلاف کوئی تحریک چلائی گئی کہ وہ اسلام کو نافذ نہیں کر رہے یا اس عمل میں سستی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ بلکہ اس کے برعکس اگر تحریک چلائی جاتی ہے تو بحالی جمہوریت کے لئے۔

ہم اس بحث میں نہیں پڑتے کہ صدر صاحب اس دعوے میں سچے ہیں یا نہیں جس طرح کہ ہم پہلے اشارہ کر چکے ہیں۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ صدر صاحب کی نفاذ اسلام کے بارہ میں رفتار بے حد سست ہے۔ اور اس وجہ سے اسلام کے شیدائیوں کے دلوں میں یقیناً شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ لہٰذا صدر صاحب کا فرض ہے کہ وہ سستی کو ختم کریں اور جلد اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کر کے دکھائیں۔ تاکہ خدا اور قوم کے سامنے عہدہ برآ ہوتے

باقی ص ۵ پہ